شارح
حضرت علامہ مولانا مفتی یار محمد خان قادری
خطیب مرکزی جامع مسجد گھمکول شریف (یو۔کے)
جواہر الفوائد
شرح
شرح العقائد
ناشر:
حضرت مولانا مفتی گل رحمن قادری مدظلہ
سرپرست اعلیٰ: جماعت اہل سنت (یوکے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواہر الفوائد

شرح

شرح العقائد

شارح ومترجم

حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی یار محمد خان قادری مدظلہ

خطیب مرکزی جامع مسجد گھمگول شریف یو۔کے

جملہ حقوق بحق شارح محفوظ ہیں

نام کتاب	جواہر الفوائد شرح شرح العقائد
متن العقائد	نجم الملۃ والدین علامہ عمر نسفی رحمۃ اللہ تعالی
شارح العقائد	شیخ الفقہ حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ
شارح شرح العقائد	استاذ المدرسین علامہ مفتی یار محمد قادری مدظلہ العالی
تصحیح ونظر ثانی	مولانا قاری محمد یاسین قادری شطاری کاموئکی
تصحیح باردگر	قاری شکیل احمد قادری شطاری
	محمد ہارون (یو۔ کے)
ناشر	مبلغ اسلام حضرت علامہ مفتی گل رحمٰن قادری (یو۔ کے)
نگران خاص	استاذ العلما مولانا محمد منشاء تابش قصوری مدظلہ لاہور (پاکستان)
اشاعت اول	ماہ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ / جولائی ۲۰۱۳ء
مطبع	شیخ عبدالوحید ہادی 0301-4735853
صفحات	400

ملنے کے پتے

- مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر اردو بازار لاہور
- جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور
- نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور
- مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
- مکتبہ اعلیٰحضرت دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ قادری دربار مارکیٹ لاہور
- فضل حق پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور
- نعیمیہ بک سٹال اردو بازار لاہور
- شمس القمر بھاٹی گیٹ لاہور
- کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ اشرفیہ مریدکے پاکستان

Moulana Yaar Muhammad Qadri (Head Teacher)
Jamia Islarnia, Hazrat Sultan Bahu Trust
17-Ombersly Road Balsall Heath
Birmingham (U.K) Tel: 0044-7812082398

سخنِ اول

الحمد للہ رب العلمین ، شرح العقائد ، عقیدہ اہل سُنت کی مایہء ناز اور شہر آفاق کتاب مستطاب ہے۔ جو دنیائے اسلام کے ہر دار العلوم میں شامل نصاب ہے۔ اس لئے اس کی اہمیت وحیثیت مسلّمہ ہے۔ ضرورت تھی کہ درس نظامی کے طلبائے کرام کے ذوق وشوق میں اضافہ کے لئے آسان اور سہل ترین انداز میں اسے بصورت شرح لایا جائے، چنانچہ اس پاکیزہ تصوّر کو حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری مفتی یار محمد قادری مدظلّہ العالی نے پورا کر دکھایا، وہ یوں کہ آپ کا برمنگھم (یوکے) جانا ہوا اور وہاں درس تدریس، امامت وخطابات، وعظ وتبلیغ کے ساتھ ساتھ قلمی جولانیاں دکھانے کی سہولت بھی میسر آئی اور آپ نے وقت کی قدر کرتے ہوئے درسی کتب کے تراجم وشرح کی طرف توجہ مبذول فرمائی اور پھر بفضلہٖ کرمہ تعالی و بجاہِ حبیبہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دیگر متعدد کتب کی شرحین منصہ شہود پر جلوہ گر ہوئیں جن میں زیب نظر جواہر الفوائد شرح شرح العقائد سے آپ مستفیض ہیں۔

مسلک حق اہل سنت و جماعت کی ترویج واشاعت ہر مسلمان کا بنیادی فرض ہے۔ خصوصاً علمائے کرام پر تو ذمہ داری خاص طور پر عائد ہوتی ہے کہ نہایت موثر اور دلکش انداز میں تحریراً، تقریراً اپنے سچّے اور سُچّے عقائد کی آبیاری فرمائیں، خوش نصیب ہیں وہ اہل دل اور رول جو تحفظ عقائد کیلئے درمے، درمے، قدمے، سخنے معاونت سے اپنے فرض منصبی کو پورا کر رہے ہیں۔ اللہ کرے ان کی مساعی جمیلہ قبولیت کا ثمر پائیں۔ زیر نظر کتاب مستطاب جواہر الفوائد شرح شرح العقائد جب

☆ حضرت علامہ غلام محمد تونسوی ☆ حضرت مفتی غلام احمد سدیدی

☆ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری ☆ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی

☆ مفتی عبدالقادر پیر خاصہ والے ☆ مفتی عبداللطیف خان صاحب

☆ حضرت مفتی عبدالودود صاحب ☆ غزالی زمان علامہ احمد سعید کاظمی صاحب

☆ استاذ الکل علامہ عطاء محمد صاحب بندیالوی ☆ حضرت علامہ محمد اکرام شاہ جمالی

☆ حضرت علامہ سعید ضیا صاحب ☆ حضرت علامہ محمد اقبال گلزاری صاحب

ان علمی وروحانی شخصیات سے آپ نے اکتساب علم کیا اور خوب کیا بعد از فرغت حضرت علامہ مفتی یار محمد خان صاحب نے پاکستان کے ان شہرت یافتہ مدارس میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

☆ جامعہ مخزن العلوم (مظفر گڑھ) ☆ جامعہ فریدیہ (ساہیوال)

☆ حراء یونیورسٹی (دربار حضرت سلطان باہو)

☆ جامعہ نظامیہ رضویہ (لاہور) ☆ جامعہ مسجد اللہ والی (کراچی)

☆ اور اس وقت آپ برمنگھم، برطانیہ میں جامعہ اسلامیہ سلطان باہو ٹرسٹ میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ جیسے تدریس میں عالمی شہرت رکھتے ہیں اسی طرح آپ کی تحقیقی، علمی، فنی، قلمی خدمات سے بھی عالم اسلام مستفیض ہو رہا ہے۔ اس وقت تک درج ذیل قلمی تصانیف مقبولیت حاصل کر چکی ہیں جو عالم عرب کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک میں بھی پڑھی جا رہی ہیں۔

☆ مشکوٰۃ الحواشی شرح السراجی (عربی، اردو) ☆ دیوان متنبی شرح اردو

☆ حیات جاوداں، فلسفہ جہاد ☆ المدلل شرح المطول (اردو)

☆ اسلام ایک عالمگیر تحریک اور اشاعت کا طریقہ کار ☆ المؤول شرح المطو (عربی)

☆ انوار القادری شرح ابیات فارسی (در علم المیراث) ☆ جواہر الفوائد شرح شرح العقائد

☆ انوار الفراسہ فی شرح دیوان الحماسہ (اردو) ☆ شرح المختصر المعانی

حضرت علامہ مفتی صاحب مدظلہ، چار مرتبہ حج وعمرہ کی سعادت سے بہرہ مند ہو چکے ہیں اور یہ عشق ومحبت کا سلسلہ انشاء اللہ العزیز جاری رہے گا۔

اس عظیم الشان اور عدیم المثال شرح کی اشاعت وطباعت، نظر ثانی وتصحیح نیز کمپوزنگ کے سلسلہ میں جن حضرات نے خصوصی معاونت فرمائی شارح مدظلہ کی جانب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے نیز دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ اہل سنت وجماعت کے ایسے ایثار کنندگان کے علم وعمل اور عزت ووقار میں اضافہ فرمائے یہ علماء کرام لائق تکریم وتعظیم اور قابل تقلید ہیں ان گرمی قدر حضرات کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے ہر ممکن طریقہ سے حضرت مفتی مدظلہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

☆ حضرت علامہ مولانا عبدالقدیر نقشبندی مدظلہ، حضرت مولانا ہارون سلطان صاحب

☆ مولانا حافظ محمد ندیم آف والسل

☆ علامہ ریاض احمد اویسی مدظلہ سنیئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ علامہ واحد بخش سعیدی صاحب مدظلہ سنیئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ مولانا سعید احمد سعیدی

☆ محمد افضل احمدانی، قاری محمد شاہد حیدری

☆ سلطان باہو ٹرسٹ یو۔کے

☆ جماعت اہل سنت یو۔کے

دعا ہے اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مفتی صاحب اور ان اعلیٰ مرتبت حضرات کی مساعی جمیلہ کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے، آمین ثم آمین

فقط:- محمد منشا تابش قصوری (مرید کے)

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

میرے پاس کمپوزنگ، تصحیح ونظرثانی کے لئے پہنچی تو جہاں تک ممکن تھا راقم نے اپنی استطاعتِ علمی کے مطابق، ترجمہ وتصحیح کے ساتھ ساتھ شرح پر بھی خاص توجہ دی، مگر مفتی، مدظلہ، کے جلدی تقاضوں نے سکون بخش کام کو کہاں تک پہنچایا یہ وہی جانے جسے پالا پڑا ہو۔

تاہم اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس ذات کریم نے وعدہ نبھانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ شرح طباوعت واشاعت کی خلعت سے آراستہ ہوئی، یوں ساتھ ہی میرے شاگرد رشید نے کمپوزنگ اور تصحیح کی حتیٰ المقدور کوشش فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ہمیں آخری سانس تک عقیدہ اہل سنت کے استحکام کے لئے ہمت اور استقامت عطا فرمائے نیز ایمان پر خاتمہ نصیب ہو۔ امین ثم امین

قاری محمد یٰسین قادری شطاری ضیائی

صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کامونکی

امام وخطیب عمر مسجد چشتیہ فیض محمدی کامونکی

۱۷ جمادی الاول ۱۳۳۴

جواہر الفوائد شرح شرح العقائد

شرح العقائد کی بکثرت شرحیں دنیا کی مختلف زبانوں میں ہوتی آ رہی ہیں۔ پاک وہند میں اردو، فارسی شرحیں بھی وجود میں آئیں۔ فی زمانہ چھوٹی، بڑی کئی شروع علماء وطلبا اور اہل علم وادب کے ذوق کا سامان مہیا کر رہی ہیں ان میں جدید ترین بہترین شرح حضرت علامہ مولانا الحافظ القادری الحاج مفتی یار خان قادری مدظلہ کے قلم کا شاہکار جواہر الفوائد شرح شرح العقائد کے نام سے زیب نظر ہے۔ جو شائقین علم نحو کے لئے گرانقدر قیمتی تحفہ ہے، جس سے ہر شعبہ علم سے تعلق رکھنے والے استفادہ کر سکتے ہیں۔ یہاں بطور نقد وتبصرہ چند مثالیں پیش کرنے کا خیال تھا مگر یہ تصور کرتے ہوئے اسے نظر انداز کر رہا ہوں کہ جب مکمل شرح ہی قلب ونگاہ کا سامان مہیا کر رہی ہے تو مثالیں درج کرنا چہ معنی دارد۔

البتہ حضرت شارح مدظلہ، کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے تاکہ قارئین اس بلند مرتبت علمی شخصیت سے متعارف ہوں ھوھذا

حضرت مولانا علامہ مفتی حافظ قاری یار محمد خان قادری 24 رجب المرجب 1381ھ بمطابق یکم جنوری 1962ء کو چاہ ملاں والا، موضع خانپور جنوبی علاقہ لنڈان تحصیل وضلع ڈیرہ غازی خان، محترم القام حافظ عبدالعزیز خان چشتی حامدی سلیمانی کے ہاں پیدا ہوئے۔

1966ء میں اپنے والد ماجد سے حفظ القرآن کی دولت عظمیٰ سے تعلیم کا آغاز کیا اور تین سال میں قرآن کریم مکمل حفظ کرلیا۔

بعد از حفظ القرآن 1970ء میں درس نظامی کی طرف متوجہ ہوئے اور درج ذیل مدارس میں تعلیمی منازل طے کرتے رہے۔

- ☆ جامعہ محمودیہ (تونسہ شریف) ☆ دار العلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ (ڈیرہ غازی خان)
- ☆ جامعہ خیر المعاد (ملتان شریف)
- ☆ جامعہ عبیدیہ (ملتان شریف) ☆ جامعہ نظامیہ رضویہ (لاہور)
- ☆ جامعہ انوار العلوم (ملتان)

آپ کے بلند مرتبت اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی ملاحظہ فرمائیے۔

الفاسق مؤمن حتی قال علیه الصلوۃ والسلام لابی ذر رضی اللہ تعالی عنه لمّا بالغ فی السوال و ان زنی و ان سرق "عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ" و احتجت الخوارج بالنصوص الظاهرة فی ان الفاسق کافر کقوله تعالی "وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ" و قوله تعالی "وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ" و کقوله علیه الصلوة و السلام "مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ" و فی ان العذاب مختص بالکافر کقوله تعالی "اِنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝، لَا یَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقَی ۝ الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝" و قوله تعالی "اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ" الی غیر ذلک، و الجواب انها متروکة الظاهر للنصوص القاطعة علی ان مرتکب الکبیرة لیس بکافر و الاجماع المنعقد علی ذلک علی ما مرو الخوارج خوارج عما انعقد علیه الاجماع فلا اعتداد بهم و اللہ تعالی لایغفر ان یشرك به باجماع المسلمین لکنهم اختلفوافی انه هل

سے جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ فاسق مومن ہے۔ حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمان ہے، جب آپ نے سوال میں مبالغہ کیا "اور اگر وہ زنا کرے اور چوری کرے، ابوذر (رضی اللہ تعالی عنہ) کی ناک کے خاک آلود ہونے کے باوجود (مرتکب کبیرہ کافر نہیں وہ جنت جائے گا) اور خارجیوں نے دلیل نصوص ظاہرہ سے لی اس بارے میں کہ فاسق کافر ہے، جیسے اللہ تعالی کا قول ہے: "اور جو اللہ تعالی کے نازل کردہ (قرآن) سے فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ کافر ہیں،، اور قول الہی ہے: "اور جس نے اس کے بعد کفر کیا تو وہی لوگ فاسق ہیں،، اور اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رشاد مبارک ہے: "جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑی اس نے کفر کیا،، اور اس بارے میں کہ عذاب کافر کے ساتھ مخصوص ہے، جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے: بیشک عذاب اس پر ہے جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا ☆ اس (دوزخ) میں اس بد بخت کے سوا کوئی نہ داخل ہوگا جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا ☆ اور اللہ تعالی کا ارشاد مبارک ہے: بیشک آج ذلت ورسوائی اور عذاب کافروں پر ہے،،۔ اس کے علاوہ بھی کئی آیات واحادیث ہیں۔ اور جواب یہ ہے کہ یہ آیات جو ہیں ان کے ظاہر کو چھوڑ دیا گیا ہوا ہے ان نصوص کی وجہ سے جو قطعی ہیں اس پر کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں ہے اور اس پر اجماع منعقد ہے جیسا کہ گزر چکا اور خارجی اس سے نکل چکے ہیں جس پر اجماع منعقد ہوا ہے لہذا وہ کسی گنتی میں نہیں ہیں۔ "اور اللہ تعالی اس کے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا،، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ لیکن انہوں نے اختلاف کیا ہے اس میں کہ کیا وہ عقلا جائز ہے یا نہیں؟

یجوز عقلًا ام لا، فذهب بعضهم الی انه یجوز عقلًا و انما عُلم عدمه بدلیل السمع، و بعضهم الی انه یمتنع عقلا لان قضیة الحکمة التفرقة بین المسیء و المحسن و الکفر نهایة فی الجنایة لا یحتمل الاباحة و رفع الحرمة اصلًا فلایحتمل العفو و رفع الغرامة و ایضا الکافر یعتقده حقا و لایطلب له عفوا و مغفرة فلم یکن العفو عنه حکمةً و ایضا هو اعتقاد الابد فیوجب جزاء الابد و هذا بخلاف سائر الذنوب و یغفر ما دون ذلك لمن یشاء من الصغائر و الکبائر مع التوبة او بدونها خلافا للمعتزلة و فی تقریر الحکم ملاحظة للآیة الدالّة علی ثبوته و الآیات و الاحادیث فی هذا المعنی کثیرة و المعتزلة یخصصونها بالصغائر او بالکبائر المقرونة بالتوبة و تمسکوا بوجهین

تو بعض اس طرف گئے ہیں کہ عقلا جائز ہے اور اس کا معدوم ہونا دلیل سمعی سے معلوم ہے اور بعض اس طرف گئے ہیں کہ عقلا ممتنع ہے کیوں کہ حکمت کا تقاضا بدکار ونیکوکار کے درمیان تفریق ہے اور کفر انتہائی درجہ کا گناہ ہے، اباحت کا اور حرمت کے دور کرنے کا بالکل احتمال نہیں رکھتا اور نہ ہی معافی اور رفع سزا کا احتمال ہے اور نیز کافر اس کے حق ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے، مگر معافی اور بخشش نہیں مانگتا اور نیز یہ ہمیشہ کا اعتقاد ہے اس لئے ہمیشہ کی جزاء کو واجب کرتا ہے اور یہ باقی گناہوں کے خلاف ہے۔ "اور بخش دے گا اس کے علاوہ صغیرہ اور کبیرہ کو جس کے لئے چاہے گا،، توبہ کے ساتھ یا اس کے بغیر، معتزلہ کا اس میں اختلاف ہے، اور حکم کی تعریف میں اس آیت کا لحاظ ہے جو اس کے ثبوت پر دلالت کرتی ہے، اور آیات واحادیث اس معنی کو واضح کرنے کے لئے بہت زیادہ ہیں اور معتزلہ نے انہیں صغیرہ کے ساتھ یا ان کبیرہ کے ساتھ مخصوص کیا ہے جو توبہ کے ساتھ ملے ہوئے ہوں اور انہوں نے تمسک دو طرح کیا ہے۔

قولہ: و الخوارج خوارج الخ: خوارج نے اعتراض کیا کہ امت کا اجماع کیسے ہے؟ ہم تو مرتکب کبیرہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے، تو جواب دیا کہ خوارج اجماع سے خارج ہیں، مطلب یہ ہے کہ ان پیدا ہونے سے پہلے امت کا اجماع ہے، یہ ثابت نہیں کہ کسی مرتکب کبیرہ کا جنازہ نہ پڑھا گیا ہو۔

قولہ: و فی تقریر الحکم ملاحظة الخ: یعنی ہم نے جو اوپر مسئلہ کی تقریر کی ہے (کہ و اللہ لایغفر الخ) تو اس مسئلہ کی تقریر میں ہم نے آیت کریمہ کا لحاظ کیا ہے، کیونکہ آیت ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ البتہ ملاحظہ کا لفظ اس لیے بولا کہ مسئلہ کی تقریر میں بعینہ آیت نہیں ذکر کی، کیونکہ قرآن میں واللہ تعالی نہیں ہے، اس لیے ملاحظہ کہا کہ آیت کا لحاظ کیا گیا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ آیات واحادیث اس معنی (یعنی لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ الآیة) میں کثیر ہیں۔

الاول الآيات و الاحاديث الواردة فی وعيد العصاة، و الجواب انها علی تقدير عمومها انما تدل علی الوقوع دون الوجوب و قد كثرت النصوص فی العفو فيخصص المذنب المغفور عن عمومات الوعيد و زعم بعضهم ان الخلف فی الوعيد كرم فيجوز من الله تعالی و المحققون علی خلافه كيف و هو تبديل للقول و قد قال الله تعالی "مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ"، الثانی ان المذنب اذا علم انه لايعاقب علی ذنبه كان ذلك تقريرا له علی الذنب و اغراءً للغير عليه و هذا ينافی حكمة ارسال الرسل

پہلی وجہ یہ کہ آیات واحادیث جو گناہگاروں کی وعید میں وارد ہیں۔ اور جواب یہ ہے کہ وہ احادیث اپنے عموم کی تقدیر پر وقوع پر دلالت کرتی ہیں وجوب پر نہیں اور معاف کردینے میں احادیث کثیر ہیں اس لئے بخشش والے گناہ گار کو وعید کے عموم سے خاص کردیا جائے گا (درگزر اور معاف کرنے میں) بعض کا گمان یہ ہے کہ وعید کے خلاف کرنا کرم ومہربانی ہے تو اللہ تعالیٰ سے یہ جائز ہے۔ اور محقق حضرات اس کے خلاف پر ہیں اس طرح کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ یہ تو بدلنا ہے، اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "میرے نزدیک بات بدلی نہیں جاتی"، دوسری وجہ یہ ہے کہ گناہگار جب یہ جانے گا کہ اس کے گناہ پر کوئی سزا نہیں یہ اس کو گناہ پر پکا کرنے والی چیز ہوگی، اور دوسرے کو دھوکا دینا ہوگا اور یہ رسولوں کو بھیجنے کی حکمت کے منافی ہے

قولہ: الاول الآيات الخ: معتزلہ نے پہلی دلیل یہ دی کہ آیات واحادیث عصاۃ (نافرمانوں) کی وعید میں وارد ہیں، کہ عصات کے لیے ابداً نارِ جہنم ہے، وغیرہ وغیرہ، اور تم مغفرۃ بالفعل کے قائل ہو (کہ اللہ تعالیٰ بالفعل عاصی کو بخشے گا) اور اگر مغفرت بالفعل ہو تو کذب بالفعل لازم آئے گا۔ شارح نے اس کے متعدد جواب دیے، پہلا جواب ضمنی ہے، کہ وعید کی جو آیات ہیں، ہم اُن کا عموم تسلیم نہیں کرتے، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے بالفعل بخشا ہے، وہ ان وعید والی آیات سے مستثنیٰ ہیں، اور جب یہ مستثنیٰ ہیں، تو اب کذب لازم نہیں آتا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر بالفرض ہم عموم تسلیم کرلیں، پھر بھی آیات سے تو یہ پتا چلتا ہے کہ عصات پر عذاب واقع ہوگا، نہ یہ کہ عذاب واجب ہے، اور تم وجوب کے قائل ہو، تو مطلوب پھر بھی ثابت نہ ہوا، کیونکہ تمہارا مذہب یہ ہے کہ عاصی پر عذاب واجب ہے، اور آیات کی دلالت وقوع پر ہے، نہ کہ وجوب پر۔

و قد كثرت النصوص الخ: سے تیسرا جواب دیا، کہ چونکہ کثیر نصوص عفو کے بارے میں بھی وارد ہیں، لہٰذا جمع کے لیے ہم عموم میں تخصیص کریں گے، مطلب یہ ہے کہ ہم آیات کے عموم کو تسلیم کرلیتے ہیں، لیکن عموماتِ وعید سے مذنب مغفور کی تخصیص کریں گے، اور عام مخصوص البعض بھی ہوتا ہے۔ پہلے اور تیسرے جواب میں فرق یہ ہے کہ پہلے جواب میں

و الجواب ان مجرد جواز العفو لايوجب ظن عدم العقاب فضلًا عن العلم كيف و العمومات الواردة فی الوعيد المقرونة بغاية من التهديد ترجح جانب الوقوع بالنسبة الی كل واحد و كفی به زاجرا (و يجوز العقاب علی الصغيرة) سواء اجتنب مرتكبها الكبيرة ام لا، لدخولها تحت قوله تعالی "وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ" و لقوله تعالی "لَايُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا" و الاحصاء انما يكون للسوال و المجازاة الی غير ذلك من الآيات و الاحاديث و ذهب بعض المعتزلة الی انه اذا اجتنب الكبائر لم يجز تعذيبه لا بمعنی انه يمتنع عقلًا بل بمعنی انه لايجوز ان يقع لقيام الادلة السمعية علی انه لايقع كقوله تعالی "اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ" و اجيب بان الكبيرة المطلقة هی الكفر لانه الكامل و جمع الاسم بالنظر

اور جواب یہ ہے کہ خالی جواز عفو ودرگزر سزا نہ ہونے کے گمان کو واجب نہیں کرتا چہ جائے کہ علم ویقین۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے وہ عمومی چیزیں جو اس وعید میں وارد ہوئیں جو تہدید کی انتہاء کے ساتھ ملی ہوئی ہوں وہ جانب وقوع کو ترجیح دیتی ہیں ہر ایک کی نسبت سے اور یہ ہی ڈانٹ ڈپٹ کے لئے کافی ہے۔ "اور صغیرہ پر سزا جائز ہے"، برابر ہے کہ صغیرہ کے مرتکب نے کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو یا نہ کیا ہو کیوں کہ صغیرہ اللہ تعالیٰ کے قول "اور وہ بخش دے گا اس کے سوا جس کے لئے چاہے گا"، اس قول کے تحت بھی داخل ہے" وہ (اعمال والی کتاب) نہیں چھوڑتی کسی چھوٹی بات کو اور نہ بڑی کو مگر اس کا شمار واحاطہ کرتی ہے"، اور احصاء (شمار واحاطہ) سوال کرنے اور سزا دینے کے لئے ہے، اس کے علاوہ کئی آیات واحادیث ہیں۔ اور بعض معتزلہ اس طرف گئے ہیں کہ جب وہ کبیرہ سے پرہیز کرتا ہو اس وقت اسے عذاب دینا جائز نہیں اس معنی میں نہیں کہ عقلاً ممتنع ہے بلکہ اس معنی میں کہ اس کا وقوع ادلہ سمعیہ کے اس پر قیام کی وجہ سے جائز نہیں ہے کہ وہ (ارتکاب صغیرہ پر سزا) واقع نہیں ہوگا جیسا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اگر تم بچو گے ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تم سے تمہارے گناہوں کو مٹا دیں گے"۔ اور اس کا جواب دیا گیا ہے کہ کبیرہ مطلقہ وہ ہی کفر ہے کیوں کہ وہ (گناہ) کامل ہے۔ کبائر کے

عموم سے انکار تھا، اور یہ کہا تھا کہ ہمیں عمومِ آیات تسلیم نہیں، بلکہ ان آیات سے وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ معاف کردے گا۔

قولہ: و اغراء للغير عليه الخ: یعنی غیر کو گناہ پر برانگیختہ کرنا ہے، وہ اس طرح کہ اس کے دماغ میں یہ بات آئے گی کہ گنہگار کی مغفرت ہوجاتی ہے، تو میں بھی گناہ کرتا ہوں، میری مغفرت کیوں نہ ہوگی۔